☆اداریہ☆

﴿مجلّہ جنوری تا جون 2017ء﴾

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُوْ عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوْا مِن قَبْلُ لَفِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ (ال عمران:۱۶۴) (بے شک مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ ان ہی میں سے ایک رسول ان میں بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے یقیناً یہ سب اس پہلے کھلی گمراہی میں تھے)

اس آیت میں نبوت کے تین اہم مقاصد بیان کیے گئے ہیں ا۔تلاوت آیات ۲۔تزکیہ۔۳۔تعلیم کتاب وحکمت۔تعلیم کتاب وحکمت از خود آجاتی ہے تلاوت کے ساتھ ہی تعلیم ممکن ہے تلاوت کے بغیر تعلیم کا تصور ہی نہیں۔اس کے باوجود تلاوت کو الگ ایک مقصد کے طور پر ذکر کیا گیا ہے جس سے اس نکتے کی وضاحت مقصود ہے کہ تلاوت بجائے خود ایک مقدس اور نیک عمل ہے چاہے پڑھنے والا اس مفہوم سمجھے یا نہ سمجھے۔قرآن کے معانی ومطالب کو پہنچ جائے تلاوت قرآن سے اعراض یا غفلت جائز نہیں۔تزکیے سے مراد عقائد اور اعمال واخلاق کی اصلاح ہے جس طرح آپ ﷺ نے انہیں شرک سے ہٹا کر توحید پر لگایا اسی طرح نہایت بداخلاق اور بداطوار قوم کو اخلاق وکردار کی رفعتوں سے ہمکنار کر دیا،حکمت سے مراد اکثر مفسرین کے نزدیک حدیث ہے۔اور انہی منصب رسالت کی تقاضوں کا ذکر سورۃ الجمعۃ کی آیت نمبر۲ میں کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ معاشرہ میں بہتری لانے کے لیے اور امت مسلمہ کی اصلاح کے لیے اللہ تعالیٰ نے جو اہم مقاصد مذکورہ بالا دونوں آیات میں ذکر فرمائے اگر کوئی اور کام ان سے ضروری ہوتا تو اللہ تعالیٰ اپنے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کے ذمہ وہ کام لگاتا۔آج دنیائے اسلام کے مسلم دانشور جب عصر حاضر میں امت مسلمہ کی زبوں حالی،اس کے زوال کے اسباب پر غور وفکر کرنے کے بعد اس کا علاج تجویز کرتے ہیں تو عموماً امت مسلمہ جو رسول اللہ ﷺ کی نائب ہے اس نیابت کی ذمہ داریوں کا ذکر بہت کم کرتے ہیں ہماری طالب علمانہ رائے ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی صحیح اور سچی ذمہ داریوں کو فراموش کرنا،ان سے پہلوتہی کرنا ہی دراصل اس امت کے زوال کے حقیقی اسباب ہیں۔اس میں ان اسباب کا علاج صرف اور صرف رسول اللہ ﷺ کی ہر معاملہ میں ہر وقت اطاعت اور فرمابرداری ہے۔

مجلّہ علوم اسلامیہ کلیہ علوم اسلامیہ دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور کا آغاز جنوری تا جون ۱۹۸۳ء ہوا۔اس کا پہلا شمارہ مذکورہ ششماہی میں ہی اشاعت پذیر ہوا اس مجلّہ کی جلد نمبر۱ شمارہ نمبر۲ جولائی تا دسمبر ۱۹۸۳ء اس وقت ریکارڈ پر موجود ہے۔اس میں زیر نگرانی اس وقت کے وائس چانسلر جناب ڈاکٹر رفیق احمد صاحب تھے اور مجلّہ کے ایڈیٹر کے طور پر ڈاکٹر الٰہی بخش جار اللہ صاحب کا اسم گرامی درج ہے۔مجلّہ علوم اسلامیہ کی تیسری جلد شمارہ نمبر۱ دسمبر ۱۹۹۲ء کو منصۂ شہود پر آیا یعنی اس مجلّہ کی تیسری